بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد نمبر ۷۲/۳۷ | سوموار ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ، ۱۱ شہادت ۱۳۶۲ ہش، ۱۱ اپریل ۱۹۸۳ء | نمبر ۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۰ شہادت / اپریل۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

"آج طبیعت کل سے بہتر ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ یاد رہے کہ حضرت سیدہ موصوفہ کل بے ہوش ہو گئی تھیں"۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آپ کے بابرکت شعائر اللہ وجود کو تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین۔

مجلسِ مشاورت کے آخری روز کی کارروائی کی تفاصیل

تحریکِ جدید کے بجٹ میں ۳ کروڑ ۷۹ لاکھ روپے کا غیر معمولی اضافہ

(قسط ۵ آخری)

جماعت احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت کے آخری روز (۳ اپریل ۱۹۸۳ء کو) پیش ہونے والی سب کمیٹیوں کی رپورٹوں میں سے آخری رپورٹ سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید کی تھی۔ سب کمیٹی بجٹ صدر انجمن احمدیہ پر بحث ختم ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاہور کے امیر ضلع مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب کو یاد فرمایا اور محترم چوہدری صاحب نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ کے دوران سٹیج پر حضور کے پہلو میں بیٹھ کر مجلس مشاورت کی کارروائی جاری رکھنے میں معاونت کرنے کا شرف حاصل کیا۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر سب کمیٹی بجٹ تحریک جدید و وقف جدید کے صدر مکرم شمیم احمد صاحب خالد اسلام آباد نے رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال تحریک جدید کا بجٹ ۳۲ء۷۰ فیصد کے غیر معمولی اضافہ سے پیش کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مجموعی طور پر ۹ کروڑ ۱۹ لاکھ ۲۰ ہزار روپے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس میں اندرون پاکستان کا بجٹ ۵۲ لاکھ ۵۳ ہزار روپے ہے اور بیرون پاکستان کی جماعتوں کا بجٹ ۸ کروڑ ۶۶ لاکھ ۶۷ ہزار روپے ہے امسال یعنی خلافت رابعہ کے پہلے سال تحریک جدید کے بجٹ میں ۳ کروڑ ۷۹ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کا غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ جس میں سے اندرون پاکستان اضافہ ۱۵ لاکھ ۲۷ ہزار ۸ سو روپے ہے اور بیرون پاکستان اضافہ ۳ کروڑ ۶۴ لاکھ ۲۲ ہزار روپے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے بجٹ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا محض احسان ہے کہ اس نے غیر معمولی قربانیوں کی توفیق عطا کی ہے۔ یہ ساری جماعت کی غیر معمولی دعاؤں کا نتیجہ ہے حضور نے فرمایا اس اضافے کی یہی صحیح شکل بنتی ہے۔ کیونکہ ہمارا سارا انحصار دعاؤں پر ہے اور اللہ کے فضلوں پر ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ کی تقدیر میں بعض اوقات مقدر ہوتے ہیں۔ مقصود جماعت کو جھنجھوڑنا اور احباب جماعت کی بعض کمزوریاں دور کرنا ہوتا ہے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے جو ہمیں ہر پہلو میں جاری نظر آتی ہے۔ اگر اس بات کو ہم کبھی نہ بھلائیں تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔

اس کے بعد اس بجٹ پر عمومی بحث ہوئی جس میں مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے حصہ لیا۔

۱۔ مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد ۲۔ مکرم کرنل سعید احمد صاحب راولپنڈی ۳۔ مکرم ملک محمد شریف صاحب راولپنڈی ۴۔ مکرم محمد انور علوی صاحب ۵۔ مکرم احتجاج علی زبیری صاحب اٹک ۶۔ مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب ۷۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ ۸۔ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ۹۔ محترم مدرضیہ درد صاحبہ ۱۰۔ محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ راولپنڈی ۱۱۔ مکرم اقبال احمد صاحب راجن پور ۱۲۔ مکرم محمود احمد صاحب لاہور ۱۳۔ مکرم عبدالغفار ڈار صاحب راولپنڈی ۱۴۔ مکرم نعیم خان صاحب کراچی ۱۵۔ مکرم ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب لاہور ۱۶۔ مکرم لئیق احمد صاحب فیصل آباد ۱۷۔ محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

اس دوران حضور نے اہم نکات کی وضاحت فرمائی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے بتایا کہ امسال اضافہ ہونے والی رقوم کہاں کہاں خرچ کی جا رہی ہیں۔

حضور نے یہ اصولی بات بیان فرمائی کہ جو احمدی لازمی چندوں میں شامل نہیں ہوگا اسے طوعی چندوں میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس ضمن میں حضور نے نادہندوں کو چندہ دہندگان بنانے کے لئے ہر جماعت میں ایک اسسٹنٹ سیکرٹری مال کے عہدہ کا اضافہ فرمایا۔ جس کا کام صرف نادہندگان یا نومبائعین کو چندہ دہندگان میں شامل کرنا ہے اور جب ایسا شخص چندہ دینے لگ جائے تو پھر وہ اس نائب سیکرٹری مال کی فہرست سے خارج ہو کر سیکرٹری مال کی فہرست چندہ دہندگان میں شامل کر لیا جائے گا۔

حضور کے استفسار پر حضور کو بتایا گیا کہ صدر انجمن احمدیہ کے کل چندہ دہندگان کی تعداد تیس ہزار ہے اور تحریک جدید کے چندہ دہندگان کی تعداد پچیس ہزار ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تعداد بہت کم ہے حضور نے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافے کے لئے پہلا ٹارگٹ ۵۰ ہزار چندہ دہندگان کا مقرر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ یہ تعداد کم از کم ایک لاکھ ہونی چاہیئے۔

ممالک بیرون میں بسنے والے یا پاکستان سے باہر گئے ہوئے احمدیوں کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ ایسے احمدیوں کا بعض اوقات پتہ نہیں چلتا۔ پاکستان میں بسنے والے تمام ماں باپ یا عزیز و اقارب جن کی اولادیں یا دیگر عزیز پاکستان سے باہر ہیں وہ تحریک جدید کو اطلاع دیں کہ ہمارا فلاں عزیز فلاں ملک میں ہے۔ اس طرح سے گم شدہ احباب کا پتہ لگ سکے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے وعدے حاصل کرنے کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ کے کام کی تعریف فرمائی۔

حضور کے ارشاد پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے تفصیل سے لجنہ اماء اللہ کی قابل تعریف کارکردگی بیان فرمائی اور بتایا کہ ۵ لاکھ روپے کے نئے وعدے ۸۲ لجنات نے لے کر دیئے ہیں اور تین ہزار نئے وعدہ کنندگان تحریک جدید میں شامل کئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے لجنہ کے کام کو سراہا اور فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ بہت ہی چیلنج قبول کرنے والی ہے اور اگر ایک ہی میدان میں ان کو مردوں کے ساتھ دوڑایا جائے تو کوئی بعید نہیں کہ یہ مردوں کو پیچھے چھوڑ جائیں حضور نے داعی الی اللہ بننے کی تحریک میں بھی لجنہ کی کامیابیوں کی تعریف فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر وکیل المال ثانی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے نصرت جہاں سکیم کے اعداد و شمار بھی بیان کئے اور بتایا کہ یہ اعداد و شمار بجٹ تحریک جدید میں شامل نہیں ہیں۔

اس کے بعد بجٹ تحریک جدید پر رائے شماری ہوئی۔ اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی

باقی صفحہ ۸ پر

ربوہ ۸ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ آج مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور ایدہ اللہ نے سورہ عصر کی آیات

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

سے استنباط کرتے ہوئے احباب جماعت کو اس اہم نکتہ کی طرف متوجہ فرمایا کہ نصیحت کرنے میں جبر اور زبردستی نہیں ہونی چاہیئے بلکہ یہ قرآنی تعلیم کے مطابق حق کے ساتھ اور بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ اگر نصیحت میں سختی اور جبر ہو تو اس کے مقابل پر سختیاں اور نفرت جنم لیتی ہے اور معاشرے میں رہی سہی نیکی بھی ختم ہو جاتی ہے حضور نے فرمایا حق کی طرف بلانے کی یہ تلقین صرف تبلیغ ہی کے معنوں میں نہیں کی گئی بلکہ جماعت کے اندر تربیت کے معنوں پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ بعض احمدی اس لئے تربیت میں ناکام رہتے ہیں کہ وہ حق کی طرف بلانے کے تقاضے یعنی صبر سے کام نہیں لیتے اور دعا سے کام نہیں لیتے اس کے لئے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرنا ہوگا جنہوں نے محض اپنی دعاؤں اور صبر سے دنیا کو بدل ڈالا۔ نصیحت کرنے میں جب تک غم اور سوز و گداز شامل نہ ہو اس میں اثر نہیں ہوتا حضور نے فرمایا اگر جماعت احمدیہ نے یہ نکتہ نہ سمجھا تو دنیا کی اصلاح کرنے اور کوئی نہیں آئیگا اس لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور صبر اور دعا سے اپنے اوپر شدید غم طاری کر کے نصیحت کریں ان صفات کی حامل قومیں ہمیشہ جیتا کرتی ہیں۔

● خاکسار کی ہمشیرہ حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد یوسف صاحب وکیل بعارضہ کینسر شدید علیل ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ خدائے شافی میری بہن کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد الدین ناز ــــ ربوہ)

● مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب ربوہ کی کولہے کی ہڈی کچھ عرصہ قبل ٹوٹ گئی تھی۔ جو اپریشن

باقی صفحہ پر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ر جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

۱۱ر شہادت ۱۳۶۲ہش

مومنوں اور کافروں کے نقطۂ نظر میں پایا جانے والا بنیادی اختلاف

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دنیا اور اس کی زندگی کے متعلق کافروں اور مومنوں کے مختلف اور جداگانہ نقطۂ نظر اور طرزِ عمل پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور بتایا ہے کہ کافر دنیا کی زندگی کو ہی اصل زندگی خیال کر کے اسی کے ہو رہتے ہیں۔ وہ دنیا کی خاطر ہی جیتے اور دنیا کی خاطر ہی مرتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کے سامنے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ وہ دنیا میں عیش و آرام کی زندگی گزاریں اور اس حال میں ہی ان کی زندگی کا خاتمہ ہو کہ انہیں اور ان کی اولادوں کو ہر قسم کا عیش و آرام میسر ہو۔ برخلاف اس کے مومن دنیا کے عیش و آرام کو چنداں اہمیت نہیں دیتے۔ بلکہ وہ دنیا اور اس کی زینتوں سے اس حد تک اور اس رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں کہ ان کا خدا ان سے اس جہان میں بھی راضی ہو اور اگلے جہان میں بھی اس کی رضا انہیں حاصل رہے۔

چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ دنیوی زندگی کے بارہ میں کافروں کے نقطۂ نظر، طرزِ عمل، ان کی عملی حالت اور ان کے ہولناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِھَا وَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۙ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝

(یونس آیات ۸-۹)

ترجمہ:۔ جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور اس ورلی زندگی پر ہی راضی ہو گئے ہیں اور اس پر انہوں نے اطمینان پکڑ لیا ہے اور جو ہمارے نشانوں کی طرف سے غافل ہیں، ان کا ٹھکانا ان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے یقیناً (دوزخ) کی آگ ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی کے بارہ میں حقیقی مومنوں کے نقطۂ نظر، طرزِ عمل، عملی حالت اور بہتر انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰىھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ٭ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ..... وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝

(الفتح آیات ۲۹-۳۰)

ترجمہ:۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ تو دیکھے گا کہ وہ اکثر رکوع و سجود میں پڑے رہتے ہیں۔ ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان کے ذریعہ موجود ہے۔ ..... اللہ نے (ایسے) مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ ایسے مومنوں کے اعمال صالحہ کی بھی تشریح فرمائی ہے اور پھر اس نے ان سے جس مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے اس پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ پہلے رضائے الٰہی کے حصول کو مطمح نظر بنانے والے مومنوں کے طرزِ عمل اور اعمال صالحہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ ھَاجَرُوْا وَ جٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝

(التوبہ آیات ۲۰-۲۱)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی اور پھر اللہ کے راستہ میں اپنے مالوں کے ذریعہ بھی اور جانوں کے ذریعہ بھی جہاد کیا اللہ کے نزدیک درجہ میں بہت بلند ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو اپنی عظیم الشان رحمت کی خبر دیتا ہے۔ اور اپنی رضامندی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جن میں ان کے لئے دائمی نعمت ہوگی۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں کافر محض عیش و آرام کو اپنا مطمح نظر بنا کر اس دنیا میں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ وہاں مومنوں کا مطمح نظر صرف اور صرف رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ اس لئے وہ دنیوی زینتوں سے اس رنگ میں فائدہ اٹھاتے ہیں کہ ایک طرف عبادت الٰہی میں اور دوسری طرف اپنے مالوں اور جانوں کے ذریعہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے میں کوئی کمی نہ آنے پائے بلکہ وہ ہر قسم کی نیکیوں اور اعمال صالحہ کی بجا آوری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی غرض سے آگے سے آگے قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کافر مکروہات دنیا میں مبتلا ہو کر اپنے آپ کو اگلے جہان میں عذاب الیم کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے مومن نہ صرف یہ کہ مکروہات دنیا سے بکلی محفوظ رہتے ہیں۔ بلکہ انہیں اس دنیا میں بھی رضائے الٰہی میسر آتی ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی وہ رضائے الٰہی کے ہو رہتے ہیں۔ اس رضائے الٰہی کے جسے اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے سب سے بڑے انعام کی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے اس سب سے بڑے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے۔ ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے جو ان کو ملے گا اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیوی زندگی کے متعلق کافروں اور مومنوں کے نقطۂ نظر میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے اسی لئے دونوں کا طرزِ عمل ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہوتا ہے حقیقی مومن وہی ہوتے ہیں جو دنیا اور اس کی زینتوں پر کبھی فریفتہ نہیں ہوتے بلکہ وہ ان کے جال میں پھنسے بغیر عبادت اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور رضائے الٰہی کی خاطر اللہ کی راہ میں جانی و مالی قربانیاں انشراحِ صدر سے پیش کرتے چلے جاتے ہیں اور اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ ان کا رب ان سے اس دنیا میں بھی راضی رہے اور اگلے جہان میں بھی وہ انہیں اپنی رضائے خاص سے نوازے۔ یہی ان کی سب سے بڑی علامت ہوتی ہے اور اسی سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں ؂

کوئی احمدی دوست بجٹ سے باہر نہ رہیں۔

لازمی چندہ جات، چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہیں۔ ہر کمانے والے احمدی کو بجٹ میں شامل کیا جائے اور اضافہ کی اطلاع نظارت بیت المال کو ضمنی بجٹ کی صورت میں بھجوا دی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط دوم و آخری

بہترین عبادت صبر شکر اور توکّل علی اللہ

(مکرمہ سیدہ سائرہ انجم صاحبہ بنت مکرم سید غلام محمد شاہ صاحب فیصل آباد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر

اگر ہم اسلامی تاریخ پر نگاہ دوڑائیں تو یہ حقیقت ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیتی ہے کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے صحابہ کرامؓ نے کس قدر تکالیف برداشت کیں اور صبر و رضا اور شکر و سپاس کے ایسے بے مثال نمونے پیش کیے جو قابلِ تقلید ہیں۔

ایک مرتبہ آنحضرتؐ راستہ میں جا رہے تھے کہ کسی شریر نے سرِ اقدس پر بہت سی کیچڑ اٹھا کر ڈال دی۔ سرِ انور اور ریشِ مبارک کے تمام بال آلودہ ہو گئے جسم مبارک کے تمام کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے۔ آپ اسی حالت میں گھر تشریف لائے تو آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ پانی لے کر آئیں اور آپ کا سر دھوتی جا رہی تھیں اور زار و قطار روتی جا رہی تھیں۔ آنحضورؐ نے بیٹی کے سر پر ہاتھ پھیر کر تسلی دیتے ہوئے کہا "بیٹی صبر کرو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو آنحضرتؐ بہت خوش تھے انہوں نے آکر فرمایا۔ آج رات مجھے ایک لڑکا عطا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے پھر آپؐ نے بچہ کو پرورش کے لیے اُمِّ سیف کے سپرد کر دیا۔ جو کہ ایک لوہار ابوسیف نامی کی بیوی تھی ایک روز آپؐ اُمِّ سیف کے آٹے میں بھی آپؐ کے ہمراہ تھا۔ اسی وقت ابوسیف بھٹی تیار کر رہا تھا اور دھونکنی سے بھرا ہوا تھا میں جلدی سے حضور سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ابوسیف سے کہا بھٹی تیار نا چھوڑ دو کیونکہ آنحضرتؐ تشریف لائے ہیں چنانچہ وہ رک گیا۔ حضور اندر تشریف لائے اور بچے کو منگوایا اور اپنے گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے موافق بہت سی دعائیں دیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم بیمار ہوئے اور جان کندنی کی حالت ان پر طاری تھی میں نے آنحضرت کو دیکھا بچہ آپؐ کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپؐ نے فرمایا:۔

"آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس پر ہمارا ربّ راضی ہے اے ابراہیم ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں"

سیدنا حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے:۔

"تمام انبیاء پر مصائب اور تکالیف پڑیں لیکن آنحضرتؐ پر جو تکالیف آئیں وہ سب سے بڑھ کر ہیں۔ حضرت عیسیٰ کا وقت بھی بہت تھوڑا تھا۔ صرف تیس سال لوگوں کو تبلیغ کی اور وہ بھی اکثر حصہ گمنامی میں گزرا گیا۔ صرف ایک مصیبت واقعہ صلیب کی ان پر پڑی۔ لیکن آنحضرتؐ پر بہت سخت مصائب پڑے تیرہ سال تک بڑے صبر و استقلال کے ساتھ آپؐ نے مکہ میں زندگی بسر کی اور ہر طرح کا دکھ اٹھایا اور آخر نہایت مجبوری کی حالت میں ہجرت کی۔ آپؐ پر تکالیف سب سے بڑھ کر تھیں مگر آپ کو جو کامیابی نصیب ہوئی وہ بھی سب سے بڑی کر تھی"

اسی طرح فرمایا:۔

خدا کی محبت یہی ہے کہ وہ ابتلاء میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت ظاہر کرتا ہے مثلاً کسرٰی اگر آنحضرتؐ کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکہ والے لوگ آپؐ کو نہ نکالتے تو

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

کی آواز کیسے سنائی دیتی ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔ غفلت اور عیاشی کی زندگی کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں"۔

(البدر جلد نمبر ۳ - ۸ مارچ ۱۹۰۴ء)

مولانا محمد صادق سماٹری صاحب کا ایمان افروز واقعہ

ابتلاء میں ڈالے جانے اور پھر صبر کے ذریعے مشکل سے رہائی پانے کے بارے میں مجاہد انڈونیشیا مولانا محمد صادق صاحب مرحوم اپنی زندگی کا ایک ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہیں۔

جنوب مشرقی ایشیا کی جنگ ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے تھے ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا یا جاوا کے کسی حصہ پر چڑھ آئیں گی اس وقت ان کو گرفتار کر لیا جائے گا.....

یہ خبر سنتے ہی میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں اور ہر سوموار اور جمعرات کے روزے رکھیں..... جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حروف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو.....

مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائبل کا مذکورہ بالا حوالہ پڑھا جس میں بیلشفر نبی بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی اس خواب کے الفاظ یہ ہیں کہ بیلشفر کی حکومت کا خاتمہ قریب آ پہنچا ہے خدا نے اسے تولا وہ ہلکی نکلی اب اسے مٹا کر فارس حکومت کو اسی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔ میں نے یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بھی بیان کی اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حالات کو ایسا پلٹا دیا کہ چند ماہ میں ہی حکومتِ جاپان تباہ ہو گئی۔

دراصل جاپانی حکومت نے ۱۴ اگست ۱۹۴۵ء کو ہی شکست مان لی تھی مگر اس نے سماٹرا اور جاوا میں ۲۲ اگست کو یہ شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے جس دن یہ پمفلٹ شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز پاڈنگ کی دوکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن فوائد بھی تھے انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔ مبارک ہو۔ میں نے کہا خیر مبارک مگر بتائیے تو سہی یہ مبارک کیسی؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو ۲۳، ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کی رات کو سزائے موت دے دی جائے گی کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے۔ مگر اللہ نے آپ کو بچا لیا۔

مشکلات کے حل کا ذریعہ

خداوند تعالیٰ ایک کثیر الاوصاف ہستی ہے اس کی صفات میں ایک صفت سمیعٌ بصیرٌ ہے یعنی وہ سنتا اور دیکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اس کا بندہ مشکل وقت میں اُسے پکارتا ہے تو وہ اس کی پکار سنتا ہے اور اپنی رحمت اور فضل کے طفیل اپنے بندے کی مشکلات کو ردّ فرماتا ہے بانصیب ہے وہ شخص جو مصائب میں گھبرانے اور غیر معمولی جزع فزع سے کام لینے کی بجائے صبر کرتا اور براہ راست خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑتا ہے اور اسی سے مدد کا طلبگار رہتا ہے۔ بے شک خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (البقرۃ: ۱۸۷)

اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (جواب دے کہ) میں تو (ان کے) پاس (ہی) ہوں جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتہ لگتا ہے۔ کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان جب بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد نمبر ۸ صفحہ ۲۵)

انسان کی زندگی میں نشیب و فراز آتے رہتے ہیں بقول باٹرن کے "ہماری زندگی اس پنڈولم کی مانند ہے جو کہ آنسوؤں اور قہقہوں کے بین بین جھولتا رہتا ہے۔ یعنی دنیا میں رہتے ہوئے انسان مختلف حالات سے دوچار ہوتا ہے۔

کبھی دکھ اور کبھی سکھ دکھ اور تکالیف کا زمانہ ہی انسان کے ہمت و حوصلے کو پرکھنے کا ہوتا ہے۔ اور یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ کہ صدمہ انسان کے ظرف کی کسوٹی ہے اگر صدمہ اٹھانے والا واہ ویلا شروع کر دے تو یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ اس کی ذہنی سطح بلند نہیں اور اگر صدمہ سہنے کے بعد متین اور سنجیدہ رہے تو وہ ایک بلند ظرف کا حامل ہے اسی لیے مومنوں کا کردار ابتلاؤں میں گھبرانے کی بجائے وہی ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے سے چاہتا ہے۔ یعنی استقامت اور دعا کے ذریعے خدا کی مدد۔

قبروں میں زندہ دفن ہونے کا واقعہ

ایک دفعہ امام ناصر الدینؒ بیمار ہو گئے اور اس بیماری کے دوران انہیں سکتہ ہو گیا رشتہ داروں نے خیال کیا کہ وہ وفات پا گئے ہیں اس لیے قبر میں دفن کر دیا جب وہ ہوش میں آئے تو انہیں اندازہ ہوا کہ قبر میں دفن کر دیئے گئے ہیں اس پریشانی اور بے بسی کے عالم میں یاد آیا کہ جو شخص مصیبت کی حالت میں سورۃ یٰسین پڑھے تو اللہ تعالیٰ مصیبت سے نجات دیتا ہے چنانچہ اس وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت شروع کر دی۔ جب وہ انتالیس مرتبہ پڑھ چکے تو ایک کفن چور کفن کے لالچ میں آیا اور قبر کھودنے لگا۔ امام صاحب نے جان لیا کہ یہ کفن چور ہے۔

کفن چور قبر کھودتا چلا گیا یہاں تک کہ ایک بڑا سوراخ ہو گیا اور امام صاحب قبر سے باہر آ گئے کفن چور نے جو یہ دیکھا تو اس پر ایسا خوف طاری ہوا وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ امام صاحب کو اس کی ہلاکت پر بہت افسوس ہوا۔ اپنے آپ سے کہنے لگے مجھے خاموش لیٹے رہنا چاہیئے تھا [illegible] اکفوم اتار کر لے جاتا اس کے بعد خاموش نکل آتا۔ غرضیکہ وہ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گئے

قبر سے نکل کر انہوں نے یہ بھی سوچا کہ اگر لوگوں نے مجھے اچانک دیکھا تو ان پر بھی ہیبت طاری ہو جائے گی چنانچہ وہ رات کے وقت شہر میں آئے اور آواز دی کہ میں فلاں آدمی ہوں مجھے سکتہ ہو گیا تھا اور لوگ مجھے مردہ سمجھ کر غلطی سے قبر میں دفن کر آئے۔ اُن کے اس طرح آنے سے لوگوں کو حیرانی تو ضرور لاحق ہوئی مگر وہ ڈرے نہیں امام صاحب نے اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر القرآن اس واقعہ کے بعد لکھی: (حکایات فوائد الفواد)

قابلِ غور امر ہے کہ اگر امام صاحب اس انتہائی مصیبت کے وقت ان کی آواز باہر اور باہر کی آواز اندر نہیں پہنچ سکتی تھی خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کی بجائے لوگوں کو پکارتے تو مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آتا اور ان کی پکار قبر کی چار دیواری میں دفن ہو کر رہ جاتی۔ مگر انہوں نے توکل اللہ پر قائم رہتے ہوئے گڑگڑا کر خدا کے حضور عجز و انکساری سے دعا مانگی اور وہ جو سمیع البصیر ہے اس نے کس طرح ان کی دعا قبول کی اور موت کے منہ سے نکال لیا۔ اس لیے انسان کو چاہیئے کہ خدا پر کامل بھروسہ رکھے اور جان لے کہ اس پر توکل کیے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

خدا کے سامنے اس طرح رہے .....

چنانچہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں توکل انبیاء کرام کی پسندیدہ شے ہے اس لیے متبعین کے لیے اتباع اشد ضرورت ہے اور توکل کا مفہوم یہ ہے کہ خدا کے سامنے اس طرح رہے جیسے غسال کے سامنے میت پڑی رہتی ہے اور متوکل کی شناخت یہ ہے نہ تو کسی سے طلب کرے اور نہ بغیر طلب کسی سے کچھ لے اگر کوئی کچھ دے تو اسے لے کر صدقہ کر دے اور موعود خداوندی پر صدقِ دلی سے ایمان رکھے اور خواہ کچھ پاس ہو یا نہ ہو ہر حال میں مسرور رہے لیکن توکل بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے جو دنیا کو چھوڑ کر عبادت ریاضت میں مشغول ہو جائے اور توکل ہی ایک ایسی شے ہے جس میں سوائے اچھائی کے برائی کا کوئی پہلو نہیں ہوتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (انفال ۵۰)

جو اللہ پر توکل کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ اللہ بڑا غالب (اور) بڑی حکمت والا ہے

اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝

آل عمران (۱۶۱)

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہاری مدد چھوڑ دے تو اُسے چھوڑ کر کون ہے جو تمہاری مدد کرے گا اور مومنوں کو اللہ پر (ہی) توکل کرنا چاہیئے۔

حضرت معروف کرخیؒ کی وصیت

ایک شخص حضرت معروف کرخی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ آپؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ اور توکل کرنا کہ وہ تیرا کفیل ہو جائے اور تیرے ساتھ رہے اپنی تمام شکایات اور حاجات اس کے سامنے پیش کر کیونکہ کوئی دوسرا اس کی منشاء اور مرضی کے بغیر نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان اور اگر تجھے کچھ کہنا اور عرض کرنا ہے اور نہ اس سے کہہ اور عرض کر کیونکہ اس کے پاس تیری تکالیف اور جملہ مصائب کا علاج ہے اور یہ بھی یاد رکھ کہ تجھ پر مصیبت یا مشکل آپڑے تو اس کا علاج اس کے چھپانے اور پوشیدہ رکھنے میں ہے۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سیاحت کے دوران میں نے ایک پہاڑ کے دامن میں بہت سے لوگ دیکھے جو سب مختلف جسمانی عوارض میں مبتلا تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ یہاں کیوں جمع ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ اس پہاڑ کے ایک غار میں ایک باخدا بزرگ رہتے ہیں۔ وہ سارا سال عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور صرف ایک دن غار سے باہر نکلتے ہیں اس دن جو مریض یہاں جمع ہو جائیں وہ ان پر دم کرتے ہیں اور ان کے حق میں شفا کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو شفا عطا کر دیتا ہے۔ میں یہ سُن کر وہاں ہی ٹھہر گیا۔

ایک دن وہ بزرگ غار سے باہر تشریف لائے نہایت زرد اُو اور دبلے پتلے تھے ان کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ چکے تھے لیکن چہرے پر جلال برس رہا تھا۔ انہوں نے سب مریضوں پر دم کیا اور ان کی شفایابی کے لیے دعا مانگی اس کے بعد غار میں جانے کے لیے مڑے۔ اس وقت میں نے ان کا دامن پکڑ لیا اور کہا۔ کہ آپ نے ظاہری بیماریوں کا علاج تو کیا ہے خدا کے لیے میری باطنی بیماری کا بھی علاج کیجیے۔

انہوں نے میری طرف نگاہ کی اور فرمایا: "اے ذوالنون میرا دامن چھوڑ دے۔ کیونکہ حق تعالیٰ اپنی عظمت اور جلال سے دیکھے گا کہ تو اس کے سوا کسی دوسرے کا دامن پکڑتا ہے تو وہ تجھے غیروں ہی کے حوالے کر دے گا"۔

میں یہ سُن کر تھرّا اٹھا اور ان کا دامن چھوڑ دیا۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(القصص آیت: ۸۹)

اللہ کے سوا کسی معبود کو مت پکارو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہر ایک چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ سوائے اس کے جس کی طرف اس (اللہ) کی توجہ ہو حکم اسی کے اختیار میں ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹا کر لے جائے جاؤ گے

ارشاد سیدنا حضرت اقدس ہے:۔

"توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں لگا رہتا ہے اس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے جب سے دنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ جو لوگ دنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس محروم رہتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کر لیں تو لاحاصل ہے۔ کیونکہ آخر ان کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے۔ اسلام میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دنیا کی پرواہ نہ کی ہندوستان میں قطب الدین بختیار کاکیؒ اور معین الدین چشتیؒ خدا کے اولیاء گزرے ہیں ان لوگوں نے پوشیدہ خدا کی عبادت کی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت کو ظاہر کر دیا"۔

(ملفوظات جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۳۲۵)

اس لیے مومن کو چاہیئے کہ وہ صبر و شکر اور توکل اللہ کو اپنا شعار بنائے۔ اور اگر کسمپرسی اور حزن و ملال کی کیفیت سے دوچار ہونا پڑے تو کسی بھی قیمت پر صبر اور توکل علی اللہ کو ہاتھ سے نہ جانے دے اور جلد بازی اور بے صبری سے احتراز کرے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی شناخت کا یہی طریق ہے کہ اس وقت تک دعا کرتا رہے جب تک خدا اس کے دل میں یقین نہ بھر دے اور انا الحق کی آواز اس کو نہ آجاوے۔ اس میں شک نہیں کہ اس مرحلہ کو طے کرنے اور اس مقام تک پہنچنے کے لیے بہت سی مشکلات ہیں اور تکلیفیں ہیں مگر ان سب کا علاج صرف صبر سے ہوتا ہے حافظ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر
آرے شود ولیک بخونِ جگر شود

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے، یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے وہ وقت آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسکی دعاؤں کو سُن لے گا اور اُسے جواب دے گا جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں اس نے انسانی تکمیل کے لیے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لیے بدل دے وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرأت کرتا ہے پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایک دم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا....

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۰۵ صفحہ ۲۰۶)

خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اس کی رحمت نے ہر چیز کو اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اپنی مخلوق سے بے حد محبت ہے وہ تو اپنے بندے کو ماں سے بڑھ کر چاہنے والا ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو جان بوجھ کر تکلیف نہیں دیتی بلکہ بچے کی کسی غلطی پر اس کی اصلاح کے لیے سزا دیتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اپنے بندے کو جان بوجھ کر مصیبت سے دوچار نہیں کرتا بلکہ ہر پہنچنے والی مصیبت انسان کے اپنے اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ہر مصیبت جو تم کو پہنچے وہ تمہارے اعمال کے سبب سے ہوتی ہے اور اللہ تمہارے اکثر قصوروں کو معاف کرتا ہے۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے:

اللہ یقیناً لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا بلکہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں:۔

یہی وجہ ہے کہ جب بندہ اپنے رب کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنے لگے اور شیطان کے بہکاوے میں آکر ان راہوں پر چل نکلے جن کی منزل جہنم ہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے وہ اپنے بندے کو شیطانی راہوں سے ہٹانے کے لیے ہلکی پھلکی ٹھوکریں لگا کر اسے خبردار کرتا ہے تاکہ اس کا بندہ سنبھل جائے اور ان راہوں پر مزید چلنے کی بجائے انہیں ترک کر دے اور صراط مستقیم اختیار کرے

بے شک خداوند تعالیٰ کے اس فعل میں بھی رحم کا پہلو ہوتا ہے۔ نعوذ باللہ اگر خدا تعالیٰ ظالم ہوتا تو وہ بندے کی معمولی سی خطا پر ہی اسے اپنی گرفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں لے لیتا۔ مگر وہ مہربان خدا تو سختی اور ظلم کو پسند ہی نہیں کرتا۔ وہ تو خود چاہتا ہے کہ اس کا بندہ گناہوں سے بچے اور اگر وہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہو تو تب خدا تعالیٰ، ایک ماں کی طرح جو بچے کی غلطی پر اس کی اصلاح کے لیے سزا دیتی ہے اس کو سزا دیتا ہے اور اپنے بندے پر چھوٹی چھوٹی تکالیف وارد کرتا ہے غرض ان تکالیف کی یہ وجہ ہوتی ہے کہ بندہ تضرع اختیار کرے۔

انجیل میں ہے:۔

"خدا جس سے محبت کرتا ہے اُسے رگڑ کر صاف کرتا ہے"

اسی طرح اودھے کا قول ہے:۔

"خدا انسان کو گہرے پانی میں ڈبونے کے لیے نہیں بلکہ نہلانے کے لیے لاتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ بندے کی کمزوریوں اور اس کی خامیوں کو دور کرنے کے لیے مشکلات سے دوچار کرتا ہے تاکہ بندہ اپنے وجود سے ہر قسم کی برائی اور پلیدی ختم کر کے پورے اخلاص سے اپنے رب کے آستانہ پر جھک جائے:۔

اہلِ سعادت لوگوں کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی تکالیف پر چوکنا ہو جاتے ہیں اور اپنے گناہوں پر منفعل ہو کر توبہ و استغفار کرتے ہیں تب خدا تعالیٰ بھی ان کی طرف رجوع بہ رحمت ہوتا ہے اور ان کی خطاؤں کو بخش کر ان کی جملہ تکالیف کو دور فرماتا ہے

ارشادِ سیدنا حضرت اقدس ہے:۔

"پس جان لو کہ دعا ہی وہ حربہ ہے جو مجھے آسمان سے دیا گیا ہے تاکہ زمانہ کو فتح کروں اور اے دوستو! تم اس کے بغیر غلبہ حاصل نہیں کر سکتے شروع سے آخر تک تمام نبی یہی خبر دیتے آئے ہیں کہ مسیح موعود دعا اور اللہ کے حضور تضرع کرنے سے فتح حاصل کرے گا نہ کہ جنگوں اور اُمت کا خون بہانے سے۔

اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی تمام ہمت اور صدق اور صبر کے ساتھ خدا کے حضور میں آئے کہ وہ تکلیف کو دور فرمائے۔ اور اولیاء اللہ جب تضرع اور زاری کے دُور کرنے کے لیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ وہ ان کی دعا کو سُنتا ہے خواہ کچھ دیر بعد یا جلد۔ اور اسی حمد کی عنایت اس بلاء اور مصیبت کے دُور کرنے کے لیے توجہ فرماتی ہے۔ جب وہ پوری ہمت سے اس کی طرف جاتے ہیں اور دراصل بڑی کرامت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبتوں کے وقت میں دعاؤں کو قبول فرماتے۔

شروع سے ہی اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو بعض کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور اس طرح سے اضطرار اور تکلیف کی حالت میں کی ہوئی دعا کے ساتھ اپنی قضا و قدر کو وابستہ فرمایا ہے پس جب کوئی شخص جلدی سے بھاگ کر ربّ العزت کی بارگاہ میں بہتے ہوئے آنسوؤں اور دردمند دل کے ساتھ جاتا ہے گویا کہ وہ انگاروں پر رکھا ہوا ہے تو اس کی عالی بارگاہ سے مقبولیت کی موج حرکت میں آتی ہے اور وہ اس مصیبت سے نجات پاتا ہے جو اسے ہلاکت تک پہنچا دیتی ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝

اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا (دوسروں کے لیے) یہ (امر) مشکل ہے۔

ہر احمدی مسلمان پر یہ فرض عاید ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی منتخب راہوں پر چلے۔ اور مشکلات سے گھبرانے کی بجائے صبر سے اور دعا سے کام لیتے ہوئے ان مشکلات کے تدارک کے لیے مصروفِ عمل رہے بے شک ستارے اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔ ہیرا پتھروں سے ٹکرا کر کوہِ نور، سونا بھٹی میں تپ کر کندن اور موتی سمندر کی آغوش میں پل کر ہی دُرِّ شاہوار بنتے ہیں اور کوئلوں کو سیاہی اسی وقت چھوڑتی ہے جب وہ آگ میں داخل ہوتے ہیں۔

اس لیے اس حقیقت کو پہچان لینا چاہیئے کہ تزکیۂ نفس کے لیے مشکلات از حد ضروری ہیں دنیا میں رہتے ہوئے تو انسان کو قدم قدم پر مصائب سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لیے ہر لحہ ہر گھڑی اپنے رب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور اسی کی مدد کے طلبگار رہنا چاہیئے۔ اس بھری پڑی دنیا میں ایسے بھی عظیم لوگ گزرے ہیں جنہوں نے مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور سنگین آزمائش کو بھی اپنی ہمت، حوصلے اور بلند قوتِ ارادی سے گزار کر دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔

ہاتھوں سے محروم عظیم خوشنویس

تھامس شیوکر جرمنی کا ایک مشہور خوشنویس گزرا ہے اس کا زمانہ ۱۴۴۰ سے ۱۵۰۲ تک تھا۔ وہ پیدا ہوا تھا تو اس کے ہاتھ نہیں تھے اس پیدائشی معذوری کے علاوہ اس کا جسم بھی ناقص تھا وہ سیدھا کھڑا ہو سکتا نہ بیٹھ سکتا تھا اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی جیسے کسی کام سے جھکا ہوا ہو۔ اس کے باوجود اس نے اپنی جسمانی کمزوری کی پرواہ نہ کی اور کسی احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے یا اپنی بدنصیبی پر خدا سے گلہ شکوہ کرنے کی بجائے اپنی کمزوری سے سمجھوتہ کر لیا اور اپنی باطنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر خوش نویسی کے فن میں کمال حاصل کر لیا۔

وہ پیر کے انگوٹھے اور ایک انگلی کے درمیان قلم دباتا اس طرح لکھنے میں اسے کوئی دقت نہ ہوتی تھی وہ اتنی خوبصورتی سے لکھتا تھا کہ ہر شخص کے منہ سے بے اختیار داد نکلتی تھی یورپ کے بڑے بڑے لوگ اس کی خطاطی کے مدّاح تھے۔

بلاشبہ ایسے ہی بلند ہمت اور باحوصلہ لوگ دوسروں کے لیے ایک شاندار مثال قائم کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کسی کے وجود میں کوئی کمزوری رکھ دیتا ہے تو وہ اسے ہمت و حوصلہ سے نواز کر اس کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے جو اس کی جسمانی کمزوری پر غالب آجاتی ہے۔ یقیناً خدا تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا یہ عظیم نشان ہے۔

اسی لیے انسان جو اشرف المخلوقات ہے اسکو زیب نہیں دیتا کہ وہ دنیاوی آلام و مصائب سے دل شکن ہو کر حوصلہ ہارے شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔

ز کارِ بستہ مبندیش و دلِ شکستہ مدار
کہ آبِ چشمۂ حیواں درونِ تاریکیست

ناکامی کا فکر نہ کر اور دل نہ توڑ کیونکہ حیات کے چشمہ کا پانی تاریکی میں ہے۔

اسی طرح ایک اور جگہ صبر و استقلال کے بارے میں فرماتے ہیں۔

منشیں ترش از گردشِ ایام کہ صبر
تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

زمانہ کی گردش سے منہ بگاڑ کر نہ بیٹھ اس لیے کہ صبر اگرچہ کڑوا ہے لیکن پھل شیریں رکھتا ہے۔

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح راستہ کی ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دونگا اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو میں تمہیں رزق دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس طلب کرو اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں۔ پس مجھ سے ہی بخشش مانگو میں تمہیں بخشش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس سب کے سب اوّل درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلب بدنہاد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کروں گا۔ تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے: اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے میں تم کو پورا پورا بدلہ دوں گا۔ جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

خدا تعالیٰ ہم پر اپنا فضل و کرم کرے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی قائم کردہ راہوں پر چل کر اس کے قرب اور اس کی رضا اور اس کے دیدار کو حاصل کریں۔ اور صبر اور شکر اور توکل علی اللہ کو اپنا شعار بنائیں۔ آمین۔

آج سے انہتر سال پہلے۔ ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء

۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو پشاور مشن کے ایک فاضل مسیحی جنہیں بائبل پر حیرت انگیز دستگاہ تھی اور لاطینی اور عبرانی سے خوب واقف تھے قادیان آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کئی روز تک ان سے تبادلۂ خیالات فرماتے رہے۔ حضور نے ان کے سوالوں کے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے کہ بالآخر انہوں نے آپ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کر لیا۔

یہ صاحب شیخ عبدالخالق صاحب تھے جنہوں نے بعد کو تقریری اور تحریری طور پر عیسائیت کے رد اور اسلام کی تائید میں خوب کام کیا۔ آخری عمر میں سالہا سال تک دارالواقفین اور جامعۃ المبشرین کے طلباء کو پڑھاتے رہے۔ عیسائی ہونے کے ایام میں ان کی زندگی نہایت آرام میں گذرتی تھی کیونکہ ان کو اچھی تنخواہ ملتی تھی لیکن اسلام قبول کر لینے کے باوجود اس کے کہ عیسائیوں کی طرف سے ان کو بہت کچھ لالچ دیا گیا وہ واپس نہیں گئے اور قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور استقامت کا بے نظیر نمونہ دکھایا۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۵ صفحہ ۱۶۰)

مرسلہ:۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے مختلف مقامات پر جلسۂ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

جہلم شہر :۔ جماعت احمدیہ جہلم کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود خاکسار کی صدارت میں بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جہلم میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب مکرم محمود احمد صاحب مکرم مرزا عبدالحق صاحب مکرم نصر الدین صاحب ہمایوں اور مکرم سیٹھی عبدالحق صاحب نے حضور کی زندگی اور تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی آخر میں مکرم مولوی حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں غلبۂ اسلام پر فاضلانہ روشنی ڈالی۔ مکرم مستری عبدالرحیم صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیٹھی ضیاء الحق امیر جماعت احمدیہ جہلم)

ساہی وال ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ساہی وال میں زیر صدارت محترم امیر صاحب مقامی "جلسہ یوم مسیح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم امیر صاحب نے ۲۳ مارچ کی اہمیت اور اس کے تاریخی پس منظر پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی مقصود احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم ساہی وال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول ﷺ پر تقریر کی مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وارد ہونے والے مقدمات کی کچھ تفصیل بیان فرمائی مکرم مولوی ابوالمبارک صاحب نے اپنی ابتدائی زندگی میں حضرت اقدس کی شفقت و محبت کے کچھ واقعات بیان کئے اور آپ کے اخلاق حمیدہ کا ذکر فرمایا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے "شرائط بیعت" پڑھ کر سنائیں اور ان کی اہمیت واضح فرمائی۔ اجتماعی دعا پر یہ مبارک اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(غلام احمد ملک سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ساہیوال)

سیالکوٹ شہر :۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے زیر اہتمام جلسہ "یوم مسیح موعود" ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد خاکسار ضیاء الدین نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے چند اقتباسات سنائے جن میں حضور نے اپنی بعثت کی غرض بیان فرمائی تھی بعد میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل نے جو مرکز سے اس جلسہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے تھے حاضرین سے پون گھنٹہ خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو واضح فرمایا اور آپ کی بعثت کی وجہ سے جو ذمہ داریاں احباب جماعت پر عائد ہوتی ہیں ان کی طرف پُراثر انداز میں توجہ دلائی آپ نے فرمایا۔ سیالکوٹ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا وطن ثانی قرار دیا ہے اس لئے سیالکوٹ کی جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے جسے احباب کو ہر وقت اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے۔

(ضیاء الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)

قصور :۔ قصور شہر میں جلسہ یوم مسیح موعود ۲۵ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ مقامی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ پر روشنی ڈالی مکرم شیخ محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے "شرائط بیعت" پڑھ کر سنائیں مکرم عبدالعزیز خان صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی مکرم مولوی محمد صالح صاحب مربی سلسلہ مصطفیٰ آباد (قصور) نے احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔ آخر میں مکرم طاہر محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع قصور نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر خطاب فرمایا جس کے بعد صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(قریشی نور احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کوٹلی شہر جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ ضلع کوٹلی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کوٹلی میں منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد ظفر صاحب کلیم اور مکرم سید عزیز احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں آخر میں صدر جلسہ نے خطاب فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔

(محمد رفیق مغل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹلی)

گجرات :۔ ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب و عشاء جماعت احمدیہ گجرات کے زیر اہتمام جلسہ "یوم مسیح موعود" زیر صدارت چوہدری منیر احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات منعقد کیا گیا تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی آپ کے بعد عزیزم ملک نعیم احمد صاحب نے:

"وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات" کے موضوع پر لکھی ہوئی اپنی ۲۰ منٹ کی تقریر پڑھ کر سنائی۔ آخر میں صدر جلسہ کے ارشاد پر محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے ہلٹن ہوٹل والی حضور ایدہ اللہ الودود کی تقریر اور خطبہ جمعہ سنائے۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے نو بجے رات تک جاری رہی۔ جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا جو صدر جلسہ نے کرائی۔

(ڈاکٹر احمد حسن چیمہ سیکرٹری اصلاح و ارشاد گجرات شہر)

گوجرانوالہ شہر :۔ ۲۳ مارچ ۸۳ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ شہر میں "جلسہ یوم مسیح موعود" زیر صدارت محترم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب بھٹی نے تقاریر کیں آخر میں مکرم مربی صاحب نے اپنی صدارتی تقریر فرمائی۔ جلسہ میں انصار خدام اور اطفال کی حاضری خوش کن تھی۔

(حکیم عبدالحمید سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

لیہ :۔ ۲۵ مارچ کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ لیہ کے زیر اہتمام "جلسہ یوم مسیح موعود" زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب جانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے متعلق پیشگوئیاں اور علامات قرآن و احادیث نبویہ سے پیش کیں اور ثابت کیا کہ وہ آپ کی ذات میں پوری ہو گئی ہیں مکرم ندیم اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ پر روشنی ڈالی۔ مکرم عبدالغفار صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے صداقت مسیح موعود از روئے قرآن کریم پر تقریر کی۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنی صدارتی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعجازی نشانات پر مفصل روشنی ڈالی جلسہ کی کارروائی کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔

(عبدالرب ایڈووکیٹ صدر جماعت احمدیہ لیہ)

مظفر گڑھ :۔ مظفر گڑھ شہر میں "جلسہ یوم مسیح موعود" ۲۰ مارچ ۸۳ء کو منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں ● شرائط بیعت۔ جاوید اقبال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شہر سلطان ● ارشادات عالیہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ امان اللہ صاحب آف کوٹ اوّہ ● فارسی کلام مسیح موعود مع اردو ترجمہ خاکسار عبدالرؤف لودھی زعیم انصار اللہ مقامی عظیم مقام مہدی علیہ السلام اور ہماری ذمہ داری۔ مکرم نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ ● ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے لئے نصائح۔ ڈاکٹر اقبال احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ۔

● جلسہ میں مظفر گڑھ شہر کی جماعت کے احباب کے علاوہ ضلع کی بعض دوسری جماعتوں کے احباب نے بھی شرکت کی۔ آخر میں مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور دعا کی گئی۔

(عبدالرؤف لودھی۔ زعیم مجلس انصار اللہ مظفر گڑھ شہر)

واہ کینٹ :۔ جماعت احمدیہ واہ کینٹ کے زیر اہتمام "جلسہ مسیح موعود" ۲۳ مارچ ۸۳ء کو پانچ بجے بعد دوپہر مسجد محمود واہ کینٹ میں زیر صدارت محترم سعید احمد خان صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم بشر احمد صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض" کے موضوع پر اپنا مضمون پڑھا مکرم ملک محمد صدیق صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ﷺ" پر تقریر کی۔ خاکسار ظہور احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ واہ کینٹ نے "ظہور مہدی مسیح موعود سے متعلق احادیث اقوال بزرگان امت اور سلف صالحین کی پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں اور پھر انہیں اس زمانہ پر منطبق کر کے واضح کیا کہ "وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا"۔ صدر جلسہ نے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحبت یافتہ چند بزرگان میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے بعد انقلابی تبدیلیوں کا نہایت پُراثر انداز میں ذکر کیا اور احباب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی جلسہ کا اختتام اجتماعی دعا پر ہوا۔

(ظہور احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ واہ کینٹ)

اعلان برائے توجہ ناصرات

جو بچیاں مرکز میں منعقد ہونے والی تربیتی کلاس ۱۴ اپریل تا ۵ مئی میں شامل ہو رہی ہیں اور ان کی عمریں ۱۵ سال سے زائد ہیں۔ وہ ناصرات کے امتحان کی پوری تیاری کر کے آئیں اور یکم مئی کو ناصرات کے امتحان میں شامل ہوں۔ پرچے پر اپنے شہر کا نام لکھیں۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

قائدین! اپنی رپورٹیں اشاعت کیلئے براہ راست الفضل کو نہ بھجوائیں بلکہ دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوائیں۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے تدریجی وعدہ کے مطابق ادائیگی کر دی ہے؟

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

مربیان و معلمین کرام توجہ فرمائیں

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنے حلقہ کے میٹرک کا امتحان دینے والے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوانوں میں وقف زندگی اور جامعہ میں داخلہ کی تحریک کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

جامعہ میں داخلہ کے لئے درخواستیں ۳۰ جون ۸۳ء تک وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچ جانی چاہئیں تاکہ انٹرویو سے پہلے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ اس لئے ازراہ مہربانی امیدواران کو یہ بھی ہدایت فرمائیں کہ وہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان کو بھجوا دیں۔

امید ہے آپ اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے اور اس بارہ میں جو کوشش فرمائیں گے اور آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے جامعہ میں داخلہ کے لئے تیار ہوں۔ اس سے ازراہ مہربانی خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

بیاہ شادی

ہر انسان بیاہ شادی کے موقع پر اپنی استطاعت کے مطابق فیاضی سے خرچ کرتا ہے۔ ایسے خوشی کے مواقع پر اپنے ملنے جلنے والے اور غریب بھائیوں کے نام اخبار الفضل کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اللہ تعالیٰ کو خوش کریں۔ خطبہ نمبر کی قیمت -/۳۵ روپے سالانہ اور روزانہ پرچہ کی قیمت -/۱۲۵ روپے سالانہ ہے۔ اس طرح سے بھی اپنے پیارے امام کے ارشاد کو پورا کرنے میں بھی حصہ لے سکیں گے اور الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے میں مدد کر سکیں گے۔

(مینیجر الفضل)

اطفال متوجہ ہوں

اس سہ ماہی کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ابن رشد" ہے زیادہ سے زیادہ اطفال اس میں حصہ لیں۔

"جس وقت "ابن رشد" قاضی قرطبہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ تو اس وقت بعض وجوہات کی وجہ سے خلیفہ منصور سے ناراضگی ہو گئی۔ چنانچہ خلیفہ منصور نے آپ کو جلا وطن کر دیا اور آپ کو سیسانہ میں جو قرطبہ کے پاس یہودیوں کی ایک بستی تھی۔ نظر بند کیا گیا کیوں کہ بعض لوگوں نے یہ شہادت دی تھی کہ آپ کا نسبی سلسلہ یہودیوں سے ملتا ہے ابن رشد چار سال تک مصیبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے کہا جاتا ہے کہ اشبیلیہ کے بعض بڑے بڑے مسلمان سرداروں نے خلیفہ منصور کے دربار میں یہ گواہی دی کہ ابن رشد کے متعلق بے دینی اور الحاد کا الزام غلط ہے۔ چنانچہ خلیفہ منصور نے ۵۹۵ھ میں ان کی سفارش پر ابن رشد اور ان کے ساتھیوں کو رہا کر دیا"

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

ہمارے ایک بزرگ محترم خواجہ نجم الدین صاحب ۲۸ فروری ۱۹۸۳ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد سی ایم ایچ راولپنڈی میں بعمر ۶۹ سال وفات پا گئے۔ ... اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط مرحوم واہ کینٹ میں ایڈمنسٹریٹو آفیسر تھے اور ریلوے میں بھی بطور کمرشل آفیسر ملازم رہے تھے ان کو لاہور کے قریب ان کے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(منور احمد جاوید زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ واہ کینٹ)

مذاکرہ علمی زیر اہتمام مجلس انصار اللہ ڈیرہ غازیخان

۱۷ مارچ ۸۳ء کو بوقت شب مربی ہاؤس میں ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں احمدی احباب کے علاوہ ۱۵ غیر از جماعت دوست شامل ہوئے۔ مہمانان کرام کو قبل از وقت رسمی طور پر شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ مکرم مربی صاحب نے مہمانان سے اپنا تعارف کرانے کے بعد جماعت احمدیہ کی مساعی اندرون اور بیرون پاکستان کا مختصراً ذکر کیا۔ بعد ازاں حاضر آمدہ احباب کو سوال کرنے کی دعوت دی گئی۔ مختلف خیالات رکھنے والے دوستوں نے اپنے اپنے سوالات کئے جن کے مربی صاحب نے مدلل جوابات دیئے اختلافی مسائل پر بھی کافی روشنی ڈالی گئی حاضرین کے ان جوابات پر بہت سے شکوک رفع ہو گئے آخر میں جماعت احمدیہ کے قیام اور اس میں شمولیت کی اہمیت اور ضرورت بھی احادیث کی رو سے واضح کی گئی۔

یہ مذاکرہ ۷ بجے شام سے شروع ہو کر ۹ بجے دعا پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حاضرین کی دعوت طعام سے تواضع کی گئی۔

(ناظم انصار اللہ ڈیرہ غازی خان)

اعلان دار القضاء

مکرم عبدالرشید صاحب عابد آف جلالپور ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولوی عبدالمجید منیب صاحب وفات پا گئے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۷۲۲۸/۹۹ صد انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ ۳۴۷۰/۰۹ روپے موجود ہیں میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱۔ خدیجہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم ۲۔ عبدالوحید صاحب ۳۔ حمیدہ بیگم صاحبہ ۴۔ رشیدہ بیگم صاحبہ پسر و دختران مرحوم نے اپنی زندگی میں صد سالہ جوبلی فنڈ میں ایک ہزار روپیہ کا وعدہ کیا تھا جس میں بقایا تقریباً -/۴۷۵ روپے ہیں۔

استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۳۴۷۰/۰۹ روپے میں سے -/۴۷۵ روپے منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم ہم وارثان کو ادا کرنے کا فیصلہ فرمائیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۱۲۵ء	روپے
ششماہی	۶۴ء	"
سہ ماہی	۳۳ء	"
خطبہ نمبر سالانہ	۳۵ء	"

درخواست ہائے دعا

● میرے خسر شیخ سبحان علی صاحب (چنیوٹ) کی آنکھوں کا اپریشن لاہور میں ہو رہا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ عبدالصمد صدر دواخانہ ناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ)

● میرے داماد عزیزم بشیر احمد آف حیدر آباد (سندھ) کا بازو ایک حادثہ میں ٹوٹ گیا ہے۔ ۵ اپریل کو اس کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد کامل صحت دے آمین

(محمد طفیل ۳۰/۲۵ دار الرحمت شرقی۔ ربوہ)

● میری والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(رانا داؤد احمد چک نمبر ۲۹۷ ج ب ——)

● آجکل چند دیوانی مقدمات کی وجہ سے پریشان ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین۔

(محمد ظہیر الدین احمد جی ٹی ایس ہسپتال لاہور ۵)

● خاکسار کافی عرصہ سے ایک مقدمہ میں کافی عرصہ سے ملوث ہونے کی وجہ سے پریشان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی حصہ کا فیصلہ میرے حق میں ہو گیا ہے کچھ حصہ کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ میں باعزت بری کرے اور میری پریشانیاں دور کرے۔ آمین

(سلیم احمد خان ونڈالہ روڈ جی ٹی روڈ شاہدرہ)

● میری دادی اماں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے احباب سے ان کی جلد اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ظہیر احمد اوٹھ شریف ضلع بہاولپور)

● خاکسار کی والدہ محترمہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ جگر بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔

(بشیر احمد شوز میکر دار العلوم۔ ربوہ)

اگر آپ مثالی طفل بننا چاہتے ہیں تو؟

● حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعا کے لئے لکھتے رہیں ● اپنی جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کا خیال رکھیں ● اجلاسوں میں باقاعدہ شامل ہوں ● مجلس کے تمام پروگراموں میں ذوق و شوق سے حصہ لیں ● اپنا چندہ اپنے ہاتھ سے ادا کریں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:۔ مجلس مشاورت

اس کے بعد اسی سب کمیٹی کے صدر نے بجٹ وقف جدید ۱۹۸۳ء آمد و خرچ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ سال گذشتہ میں اس بجٹ میں اوسطاً ۱۶ پر اضافہ ہوتا تھا۔ امسال اللہ کے فضل و کرم سے ۲۰ پر اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے سال کا بجٹ ۱۰ لاکھ پندرہ ہزار روپے تھا جبکہ امسال کا بجٹ ۱۲ لاکھ ۷۵ ہزار روپے ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وقف جدید میں بہت سی جماعتیں شامل نہیں ہیں۔ اس میں بھی اضافے کی ضرورت ہے۔

اس بجٹ پر مکرم مقبول احمد خاں صاحب، ۲۔ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ۳۔ مکرم احتجاج علی زبیر صاحب ۴۔ مکرم اسلم صابر صاحب ۵۔ مکرم فیض الحق صاحب اور مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی نے حضور کی خدمت میں اپنا مشورہ پیش کیا اس کے بعد رائے شماری کروائی گئی اور مجلس مشاورت نے متفقہ طور پر حضور کی خدمت میں یہ بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

بعد ازاں حضور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ جس کی رپورٹ اس سے قبل الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے بعد دعا ہوئی اور اس طرح سے جماعت احمدیہ کی پچونسٹھویں مجلس مشاورت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی کامیابیوں کے نئے سنگ میل نصب کرنے کے بعد اختتام کو پہنچی۔

حضرت ماسٹر عطاء محمد صاحب
(والد محترم نسیم سیفی)
اور
سید سلیمان ندوی صاحب
کی خط و کتابت: قیمت پانچ روپے مع محصول ڈاک
سیفی برادرز: دارالرحمت وسطی ربوہ۔

"سرمہ نور" والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور امراض کیلئے
بے نظیر تحفہ
نرخنامہ:۔ چھوٹی شیشی ۲/۵۰ بڑی شیشی ۵/
شفاخانہ رفیق حیات (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
ٹرنک بازار سیالکوٹ

بقیہ:۔ اخبار احمدیہ

کر کے جوڑ دی گئی تھی۔ لیکن اب اس کے بعد سے متواتر صاحبِ فراش ہیں انہیں مزید علاج اور فزیو تھراپی کے لئے سی ایم ایچ اوکاڑہ لیجایا گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

● میری والدہ صاحبہ بہت کمزور اور بیمار رہتی ہیں۔ وہ اپنی بیٹی حنیفہ پروین آف احمد نگر نزد ربوہ صدمہ سے بہت نڈھال ہو گئی ہیں۔ نیز میری دو ہمشیرگان اور بیوی بھی بیمار رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر بہت سی گھریلو پریشانیاں ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کرے بیماروں کو صحتیابی دے اور مشکلات دور فرمائے۔

(عبدالستار طاہر ولد فخر الدین صاحب مرحوم احمد نگر نزد ربوہ۔ حال راولپنڈی)

● عاجز کے برادر نسبتی مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ گیمبیا کی محترمہ اہلیہ صاحبہ بوجہ پتھری گردہ بہت بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ آج تین آپریشن کئے گئے۔ نتیجہ میں ایک گردہ بہت خراب ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی رائے میں اپریشن ہوگا لیکن کمزوری جسم دن بدن بڑھ رہی ہے۔ بزرگان و احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس مجاہد بھائی جو اسوقت غانا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں کی اہلیہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خصوصی اوقات میں دردِ دل سے دعا فرماتے رہیں اللہ تعالیٰ صحت کے ساتھ لمبی عمر دے دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔

(راجہ بشیر الدین احمد دارالبرکات ربوہ)

ضروری اعلان

۹ اپریل ۸۳ء کو شام کے وقت دارالعلوم شرقی سے دفتر الفضل کی طرف آتے ہوئے ایک عدد امانتی رقعہ تحریک جدید ۶۲۴/۸۳-۸۴ مبلغ ۵۰/- روپے کا مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کے نام کا راستے میں گر گیا ہے جس پر ناصر احمد کارکن دفتر الفضل بھی لکھا ہوا ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو مہربانی کر کے دفتر الفضل میں پہنچا دے۔

(ناصر احمد کارکن دفتر مینیجر الفضل ـــــ ربوہ)

مجلس صحت مرکزیہ کے زیر اہتمام

آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ

۱۳، ۱۴، ۱۵ شہادت / اپریل ۱۹۸۳ء بروز بدھ، جمعرات، جمعہ مرکز احمدیت ربوہ مسجد اقصیٰ کے گراؤنڈ میں منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ)

● جس میں آٹھ ڈویژنوں کی احمدی کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔

● ٹورنامنٹ میں کل ۱۶ دلچسپ میچ کھیلے جائیں گے۔

دو پول ہوں گے جن کی تقسیم حسب ذیل ہے

پول نمبر ۱:۔ لاہور، سندھ۔ سرگودھا۔ گوجرانوالہ

پول نمبر ۲:۔ ملتان، ربوہ، فیصل آباد۔ راولپنڈی

احباب سے التماس ہے کہ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لیے جوق در جوق تشریف لا کر ٹورنامنٹ کو کامیاب بنائیں۔

نظم و ضبط اور احترامِ مرکز کو ملحوظ رکھیں

خواجہ عبدالمومن صدر انتظامیہ کمیٹی آل پاکستان احمدیہ کبڈی ٹورنامنٹ